پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن مجاہدؔ
چیئرمین شعبۂ اردو
ایس،ایم،اے کالج سکھر

زلزلہ اور اس کے اسباب

خدایا آٹھ اکتوبر کو قسمت سو گئی میری
غضب ٹوٹا کہ میری چھت ہی دشمن ہوگئی میری

مری بلڈنگ ،مرا بنگلہ ،دکانیں اور چوبارے
پلک جھپکی، خدا نے کس طرح مٹی پہ دے مارے

زمیں کانپی ، پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گئے سارے
جوان وپہلواں مٹی کے اندر مل گئے سارے

کوئی ملبے پہ بیٹھا کہہ رہا تھا اور روتا تھا
کہ لوگو! اس جگہ پر شہر بالا کوٹ ہوتا تھا

جہاں بربادیاں ہیں اور خاموشی کا پہرا ہے
یہ میرا مانسہرا ہے ،یہ میرا مانسہرا ہے

زمیں پر زلزلے ، آسماں سے برف باری ہے
مگر وانا میں یارو! خونِ مسلم اب بھی جاری ہے

یہ حکمِ بش ہے، مسلم آج کیوں دنیا میں باقی ہیں
یہ وانا اور افغاناں ،فلسطینی ، عراقی ہیں

ہے امریکہ بہادر اور ہم سب اس کے بندے ہیں؟
مسلمانی یہی ہے؟ کیا یہی مسلم کے دھندے ہیں؟

کراچی عالموں کا ایک قبرستان ہے گویا
یہ پاکستان ، پاکستان ، پاکستان ہے گویا

نہ ہے چین وعرب پر اور نہ فارس پر ہے پابندی
کہ میرے ملک میں دینی مدارس پر ہے پابندی

مجاہدؔ کو جہادِ زندگی بھی اب تو گالی ہے
کہ یہ روشن خیالی ہے مگر ایماں سے خالی ہے